پروفیسر محمد اکرام تائب

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

جب تصور میں مدینہ آ گیا — بات کرنے کا قرینہ آ گیا
سر ندامت سے مرا جھکنے لگا — میری سوچوں کو پسینہ آ گیا
آرزو کر دی ہے پوری آپ نے — آج ساحل پہ سفینہ آ گیا
چوم لی جالی تو اپنے ہاتھ میں — دونوں عالم کا خزینہ آ گیا
عابدوں نے لوٹ لی جنت، مگر — اپنے حصے میں مدینہ آ گیا
لوٹ لو تائبؔ خدا کی رحمتیں — اب جو روزوں کا مہینہ آ گیا

❁ ❁ ❁

یوسف طاہر قریشی

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مصطفیٰ اُنس و محبت کی فضا لائے — پلٹ دے قلب کی کایا، وہ پیغامِ خدا لائے
حدیثِ مصطفیٰ ہر اک ہے دریا بند کوزے میں — فصاحت کے کھلائے پھول رحمت کی صبا لائے
انھوں نے ایک سرگرمِ عمل دانش عنایت کی — وہ ہر فردِ بشر کے واسطے شمعِ ہدیٰ لائے
بدل ڈالے انھوں نے زاویے فکر و تصور کے — جو ظلمتِ شر کو تڑپاتی ہے وہ ایسی ضیا لائے
کیا ہے تزکیہ باطن کا روشن رہنمائی سے — وہ تعلیماتِ قدسی اور علمِ دلکشا لائے
صداقت، راستی کی ایک دنیا ہے نہاں جس میں — گراں وہ موتیوں سے قول پیارے مصطفیٰ لائے
بدل ڈالی ہیں بداخلاقیاں صالح قدروں سے — دریچوں سے وہ حسنِ خلق کے نورِ ہدیٰ لائے
ابھارا حق شناسی کے حسیں اور فطری جذبوں کو — وفا کی ابتدا لائے وفا کی انتہا لائے
دیانت، باہمی حبّ و مودّت، تقویٰ و عفت — یہی جذبے دلوں میں بونے کو خیرالوریٰ لائے
سجایا قول کے ہر پھول کو عملوں کی خوشبو سے — دیا جو حکم رب نے، سب سے پہلے وہ بجا لائے
فلاح و فوز کا پیغامِ عالمگیر لائے وہ — اخوّت، امن و آزادی کی فرخندہ فضا لائے
نکالے رنگ و نسل و فخر کے جذبوں کے بل طاہرؔ — اڑائے کبر و نخوت کے پرخچے، وہ ہوا لائے